باب ہفتم

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(الف) قانون کی پاسداری

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- قانون کی پاسداری کا مفہوم اور اہمیت جان سکیں۔
- عصر حاضر میں قانون کی حکمرانی کو سمجھتے ہوئے اس کی پاسداری کا عہد رسالت و خلفائے راشدین سے موازنہ کر سکیں۔
- قوانین پر عمل پیرا ہونے کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- زندگی کے معاملات میں قانون کی پاسداری کر کے معاشرتی فلاح و بہبود اور امن عامہ کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے معاشرے کے کمزور طبقات کو ایک باعزت مقام دلوانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

سوال ۱: قانون کی پاسداری کسی معاشرے کی فلاح و بہبود میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

جواب:

قانون کی پاسداری کی تعریف

قانون کی پاسداری سے مراد یہ ہے کہ کوئی بھی فرد یا معاشرہ مقررہ ضابطہ حیات یا ضابطہ اخلاق پر پوری طرح عمل کرے اور اپنی زندگی کے تمام پہلو اس ضابطے کے مطابق استوار کرے۔ یہ قانون انفرادی اور اجتماعی زندگی کی رہنمائی کرتا ہے۔

ایک فلاحی معاشرے کی بنیاد

کسی بھی ترقی یافتہ اور خوشحال معاشرے کی بنیاد دو اہم پہلوؤں پر قائم ہوتی ہے۔ معاشرے کا قانون کس حد تک مضبوط اور مؤثر ہے۔ افراد اس قانون پر کس قدر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ایک مؤثر قانون وہی ہوتا ہے جو تمام شہریوں کی ضروریات کا احاطہ کرے اور ہر طبقے کے حقوق کا تحفظ یقینی بنائے۔

قانون کی حکمرانی کی اہمیت

انسانی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جن معاشروں میں قانون کی حکمرانی قائم رہی وہاں ہمیشہ امن، سکون اور فلاح و بہبود کا دور رہا۔ ایسے معاشروں میں عدل و انصاف عام ہوتا ہے اور لوگ پُر امن زندگی گزار سکتے ہیں۔

موجودہ دور میں قانون کی حکمرانی

آج بھی دنیا کے وہ خطے جہاں قانون کی حکمرانی قائم ہے، وہاں ہر فرد کے حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے۔ امیر و غریب، حاکم و محکوم سب قانون کے دائرے میں رہ کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لوگ بغیر خوف و خطر کے زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

قانون کی عدم موجودگی کے نتائج

اس کے برعکس، جن معاشروں میں قانون کی حکمرانی موجود نہیں ہوتی، وہاں مختلف معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں جیسے رشوت، بدعنوانی، ہیرا

www.ilmkidunya.com

پھیری، ذخیرہ اندوزی، قتل و غارت اور بے راہ روی وغیرہ۔ ایسے معاشروں میں ہر فرد اپنی مرضی کا قانون بناتا ہے، جس سے معاشرتی تباہی ناگزیر ہو جاتی ہے۔

سوال ۲: اسلام میں قانون کی پاسداری کو کیوں دینی فریضہ قرار دیا گیا ہے؟

جواب: اسلام میں قانون کی پاسداری کی اہمیت

اسلام قانون کی پاسداری کو محض سماجی ضرورت نہیں بلکہ دینی فریضہ قرار دیتا ہے۔ قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ میں قانون، اطاعت اور عدل کی تاکید بار بار ملتی ہے۔ اسلام میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ہر پہلو ضابطہ شرعی کے تحت آتا ہے۔

قرآنِ مجید کا حکم: اللہ رسول اور اُولی الاَمر کی اطاعت

قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (سُوْرَۃُ النِّسَآء:59)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے صاحب اختیار ہیں۔''

یہ آیت بتاتی ہے کہ شریعت میں حاکم وقت کی اطاعت بھی لازم ہے، بشرطیکہ وہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلے کرے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا حکم: حاکم وقت کی اطاعت

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر تم پر ناک کٹا حبشی غلام امیر بنا دیا جائے اور وہ کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔'' (صحیح مسلم:۸۳۱۳)

اس حدیث مبارکہ میں قیادت کے لیے نسب، حیثیت یا قومیت کی شرط نہیں بلکہ قانون کی پابندی اور عدل و انصاف پر زور دیا گیا ہے۔

قیادت کی بنیاد: کتاب اللہ کے مطابق فیصلے

ایک اور حدیث میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''جب تک حاکم کتاب اللہ کے مطابق قیادت کرتا رہے اس کی اطاعت کرتے رہو۔'' (جامع ترمذی:۱۶۸۲)

یہ تعلیم بتاتی ہے کہ قیادت اس وقت تک قابل اطاعت ہے جب وہ اسلامی قانون اور انصاف کے اصولوں پر کاربند رہے۔

عدل و انصاف میں برابری

اسلامی قانون کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں امیر و غریب، حاکم و محکوم سب برابر ہیں۔ قانون کی نظر میں کوئی فرد استثنا کا حق دار نہیں ہوتا۔

واقعۂ فاطمہ: قانون سب کے لیے برابر

اسلام میں قانون کی پاسداری کی تاکید اس واقعہ سے بھی آشکار ہوتی ہے، ایک دفعہ ایک فاطمہ نامی عورت نے چوری کی۔ تو حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری کی تو سزا سے بچانے کے لیے بعض افراد نے سفارش کی، تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے سختی سے انکار کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: ''بنی اسرائیل اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ امیر کو تو سزا سے بری کر دیتے مگر غریب پر سزا جاری کر دیتے تھے۔'' (سنن نسائی:4901)

www.ilmkidunya.com

یہ واقعہ اسلام کے قانون میں مساوات اور عدل کی بنیادی حیثیت کو واضح کرتا ہے۔

قانون کی پاسداری، اسلامی معاشرے کی بنیاد

اسلامی معاشرے میں عدل، مساوات اور قانون کی حکمرانی بنیادی ستون ہیں۔ جو معاشرے قانون کو نظر انداز کرتے ہیں، وہ ظلم، بے انصافی اور تباہی کی طرف جاتے ہیں۔

سوال ۳: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور خلفائے راشدین کی زندگیوں میں قانون کی پاسداری کی کیا اہمیت تھی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سادگی اور عاجزی

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم صاحب اختیار و اقتدار ہونے کے باوجود کبھی بھی اپنے لیے الگ سے مسند کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے کبھی بھی بادشاہوں جیسا لباس یا ٹھاٹ باٹ کو پسند نہیں کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سادگی، عاجزی اور انکساری اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ قانون اور ضابطے کی پاسداری میں کسی بھی فرد کو فوقیت حاصل نہیں ہو سکتی۔

خلفائے راشدین کا عمل: قانون کی پاسداری

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کبھی خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا کرتے تھے۔ ان کی زندگیوں میں قانون کی اہمیت اور اس کی پاسداری کی مثالیں ملتی ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصول

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پہلے خطبۂ خلافت میں واضح طور پر فرمایا:

ترجمہ: ''جب تک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرتا رہوں، میری اطاعت تم پر لازم ہے۔''

اس بیان میں خلیفہ نے خود کو بھی قانون کی حدود میں رکھا اور تمام مسلمانوں کو اس کی پیروی کی اہمیت بتائی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدلیہ کے اصول

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں عدل کے داعی تھے۔ ان کی زندگی میں کئی واقعات ملتے ہیں جن میں آپ نے قانون کی پاسداری اور انصاف کے اصولوں کو اپنانا سکھایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا۔ اگر کسی نے آپ سے قمیص کے کپڑے کا حساب مانگا تو آپ حساب دینے کے لیے تیار ہو گئے۔ آپ غلام کے ساتھ شام کے سفر پر جاتے اور اپنی باری پر سواری پر سوار ہوتے اور دوسرے وقت پیدل چلتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود کو قاضی کے سامنے پیش کیا اور قاضی کے احترام میں کھڑے ہونے کو پسند نہیں کیا کیونکہ انصاف کی راہ میں پہلی ناانصافی ملزم کے احترام میں کھڑا ہونا ہے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قانون کی پاسداری کے اصول

خلفائے راشدین نے ہمیشہ اپنے آپ کو قانون کے دائرے میں رکھا، ان کی زندگیوں میں قانون کی پاسداری کے بے شمار شواہد موجود ہیں جو آج تک قابل عمل اور ستائش ہیں۔

اسلامی ریاست میں قانون کی حکمرانی کا اثر

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں اسلامی ریاست کا سنہری دور تھا، جس کی سرحدیں افریقہ، ایشیا اور یورپ تک پھیل چکی تھیں۔ اتنی بڑی ریاست کے باوجود حاکم محافظوں کے بغیر سکون سے زمین پر آرام کرتا تھا۔ معاشرہ عدل و انصاف اور امنِ عامہ کا گہوارہ بن چکا

تھا۔ یہ اس بات کی عمازی کرتا ہے کہ جب معاشرے میں قانون کی پاسداری ہو تو وہ امن وسکون کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

قانون کی پاسداری کا معاشرتی اثر

جب معاشرے میں قانون کی پاسداری کی جائے، تو اس کے نتیجے میں عدل، انصاف اور امن وامان قائم ہوتا ہے۔ یہی اصول خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں کا حصہ تھے اور یہی اسلام کے سنہری دور کا راز تھا۔

سوال ۴: قانون کی پاسداری کے معاشرتی فوائد کیا ہیں اور پاکستان کی ترقی میں اس کا کیا کردار ہے؟

جواب: قوانین کی پاسداری کی اہمیت

قانون کی پاسداری معاشرتی استحکام، امن وسکون اور معاشی خوش حالی کی ضمانت ہے۔ یہ افراد کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور افرادی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانے کی ترغیب دیتا ہے، جس سے معاشرتی فلاح و بہبود اور عدل وانصاف کا دور دورہ ہوتا ہے۔

امن وسکون کی فراہمی

قانون کی پاسداری کے نتیجے میں معاشرے میں امن وسکون کا ماحول پیدا ہوتا ہے، جہاں افراد اپنے حقوق سے مطمئن اور محفوظ محسوس کرتے ہیں۔

معاشرتی فلاح و بہبود

قانون کی عمل پیروی سے معاشرتی فلاح و بہبود یقینی ہوتی ہے کیونکہ اس کے ذریعے مختلف افراد کے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے اور برائیوں کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔

اخلاقی اقدار کا فروغ

قانون کی پاسداری سے اخلاقی اقدار کو فروغ ملتا ہے، کیونکہ جب ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہے تو معاشرے میں برائیوں کے خلاف ایک مضبوط ردعمل اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔

معاشی خوش حالی

قانون کے ذریعے معاشرتی اور اقتصادی ترقی ممکن ہوتی ہے، کیونکہ اس سے سرمایہ کاری کو تحفظ ملتا ہے اور افراد معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں، جس سے ملک کی اقتصادی صورتحال میں بہتری آتی ہے۔

پاکستان کی خوش حالی میں کردار

پاکستان کی ترقی اور خوش حالی کے لیے ہم سب کو اپنے کردار کا ادراک کرنا ہوگا۔ قوانین کی پاسداری اس بات کی ضمانت ہے کہ ہم سب اپنی افرادی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ایک مضبوط اور خوشحال معاشرے کا حصہ بنیں۔

قانون کی پاسداری کی عملی مثالیں

پاکستان میں معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے ہمیں چند اہم اصولوں پر عمل کرنا ہوگا:

(۱) واجب الادا تمام محصولات (Taxes) کی ادائیگی
(۲) ٹریفک قوانین کی پابندی
(۳) سرکاری تنصیبات کی حفاظت
(۴) عوامی مقامات کی صفائی ستھرائی
(۵) گلی محلے کی صفائی کا خیال رکھنا
(۶) کمزور اور نادار ہم وطنوں کی مدد کرنا

www.ilmkidunya.com

(۷) حب الوطنی کے تحت ملک وملت کی خدمت کرنا

پاکستان کی ترقی وخوش حالی کی جانب قدم

یہ سنہری اصول ہمیں ایک اعلیٰ اخلاق کی حامل قوم بناتے ہیں اور ہماری کوششیں ملک کے روشن مستقبل کی جانب ایک قدم اور بڑھاتی ہیں، تاکہ پاکستان ترقی وخوش حالی کی منزل کی طرف گامزن ہو۔

www.ilmkidunya.com

حل مشقی سوالات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حقوق وفرائض کا توازن قائم رہتا ہے:

(الف) ایثار وقربانی سے (ب) صبر وتحمل سے (ج) عدل وانصاف سے (د) باہمی ہمدردی سے

(ii) معاشرتی امن وسکون اور فلاح وبہبود کی ضامن ہے:

(الف) قانون کی حکمرانی (ب) عوام کی معاشی ترقی (ج) مذہبی آزادی (د) گردش دولت

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے فرمان کے مطابق بنی اسرائیل کے تباہ ہونے کی وجہ تھی:

(الف) قانون کی خلاف ورزی (ب) فضول خرچی (ج) ملاوٹ (د) رشوت خوری

(iv) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی ذات کو پیش کیا:

(الف) احتساب کے لیے (ب) امامت کے لیے (ج) خدمت خلق کے لیے (د) مہمان نوازی کے لیے

(v) قانون کی پاسداری سے معاشرے میں دور دورہ ہوتا ہے:

(الف) فیاضی وسخاوت کا (ب) عدل وانصاف کا (ج) شرم وحیا کا (د) علوم وفنون کا

جوابات

(i)	(ii)	(iii)	(iv)	(v)
(ج)	(الف)	(الف)	(الف)	(ب)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ قانون کی پاسداری سے کیا مراد ہے؟

(الف) صرف مذہبی احکام پر عمل کرنا (ب) ذاتی مفادات کا تحفظ

(ج) ضابطۂ حیات یا اخلاق پر عمل درآمد (د) ریاستی طاقت کا استعمال

۲۔ کسی معاشرے کی فلاح وبہبود کا دارومدار کن امور پر ہے؟

(الف) دولت اور شہرت (ب) تعلیم اور روزگار (ج) قانون کی پائیداری اور عملداری (د) ثقافت اور روایات

۳۔ جن معاشروں میں قانون کی حکمرانی ہوتی ہے وہاں کیا ہوتا ہے؟

(الف) غربت اور جرائم میں اضافہ ہوتا ہے (ب) ہر فرد آزاد ہوتا ہے جو چاہے کرے

(ج) امن وانصاف اور فلاح وبہبود ہوتی ہے (د) صرف حاکم محفوظ ہوتے ہیں

۴۔ قرآنِ مجید میں کس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے؟

(الف) صرف نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی (ب) صرف اللہ تعالیٰ کی

(ج) اللہ، رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور اُولی الامر کی (د) صرف خلفا کی

۵۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اطاعتِ امیر کے بارے میں کیا فرمایا؟

(الف) امیر صرف قریشی ہو تب اطاعت لازم ہے

(ب) امیر غلام ہو، اگر کتاب اللہ کے مطابق قیادت کرے تو اطاعت لازم ہے

(ج) امیر کی اطاعت صرف جنگ کے وقت ضروری ہے (د) امیر کی اطاعت ناپسندیدہ ہے

۶۔ فاطمہ نامی عورت کے واقعے سے کیا سبق ملتا ہے؟

(الف) عورتوں کو سزا دینا منع ہے (ب) قانون امیر و غریب سب پر برابر ہے

(ج) سفارش سے سزا معاف ہو جاتی ہے (د) غریبوں کو سخت سزا دی جائے

۷۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کے آغاز میں کیا فرمایا؟

(الف) میں جو چاہوں گا وہی قانون ہوگا (ب) میری اطاعت ہر حال میں لازم ہے

(ج) جب تک میں اللہ اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کروں، میری اطاعت لازم ہے

(د) میں قانون سے بالاتر ہوں

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل کے معاملے میں کیا کیا؟

(الف) صرف مشورے پر عمل کرتے رہے (ب) رعایا سے فاصلہ رکھا

(ج) خود قاضی کے سامنے پیش ہو گئے (د) قانون کی پروا نہ کی

۹۔ قانون کی پاسداری کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(الف) جرائم میں اضافہ (ب) معاشرتی فلاح و امن (ج) حکام کا ظلم بڑھتا ہے (د) فرد واحد کی حکمرانی

۱۰۔ بطور پاکستانی قانون کی پاسداری کا کون سا عمل ضروری ہے؟

(الف) صرف اپنے فائدے کا سوچنا (ب) ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی

(ج) سرکاری املاک کی حفاظت (د) محصولات کی چوری

جوابات

۱۔	(ج)	۲۔	(ج)	۳۔	(ج)	۴۔	(ج)	۵۔	(ب)
۶۔	(ب)	۷۔	(ج)	۸۔	(ج)	۹۔	(ب)	۱۰۔	(ج)

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) قانون کے احترام کی اہمیت مختصراً تحریر کریں۔

جواب: قانون کے احترام سے معاشرے میں عدل و انصاف، امن و سکون اور فلاح و بہبود قائم ہوتی ہے۔ اس کی بدولت ہر فرد کو اس کے حقوق حاصل ہوتے ہیں اور معاشرہ منظم انداز سے ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ قانون کی پاسداری ایک مہذب اور بااخلاق قوم کی پہچان ہے۔

www.ilmkidunya.com

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے معاشرتی بربادی کی بڑی وجہ کس کو قرار دیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ امیروں کو سزا سے بچا لیتے تھے، جبکہ غریبوں کو سزا دیتے تھے۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب قانون سب کے لیے برابر نہ ہو اور انصاف میں فرق کیا جائے تو یہ معاشرے کی تباہی کا سبب بن جاتا ہے۔

(iii) قانون کی پاسداری کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تحریر کریں۔

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جب تک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرتا رہوں، میری اطاعت تم پر لازم ہے''۔ اس قول سے واضح ہوتا ہے کہ خود خلیفہ بھی قانون کا پابند ہوتا ہے اور قانون سب کے لیے برابر ہے۔

(iv) قانون کی حکمرانی کیوں کر معاشرتی فلاح و بہبود کی ضامن ہے؟

جواب: جہاں قانون کی حکمرانی ہوتی ہے، وہاں امن، انصاف اور لوگوں کے حقوق کی حفاظت یقینی ہوتی ہے۔ افراد اپنے فرائض بخوبی انجام دیتے ہیں اور معاشرہ بدعنوانی و ظلم سے پاک ہو کر ترقی و خوش حالی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔

(v) معاشرتی فلاح و بہبود اور امن عامہ کے لیے ہمیں کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم قوانین کی مکمل پاسداری کریں، جیسے کہ ٹریفک قوانین کی پابندی، محصولات کی ادائیگی، سرکاری و عوامی املاک کی حفاظت اور صفائی کا خیال رکھیں۔ نیز، ہم وطنوں کی مدد، حب الوطنی اور اخلاقی اقدار کو اپناتے ہوئے معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کریں۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ قانون کی پاسداری سے کیا مراد ہے؟

جواب: قانون کی پاسداری سے مراد کسی بھی ضابطۂ حیات یا ضابطۂ اخلاق کی مکمل اطاعت اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ترتیب دینا ہے۔ یہ عمل فرد اور معاشرے دونوں کی فلاح کے لیے ضروری ہے۔

۲۔ ایک معاشرے کی فلاح اور خوش حالی کن دو پہلوؤں پر منحصر ہوتی ہے؟

جواب: ایک، معاشرے کا قانون کس حد تک جامع اور موثر ہے؛ دوسرا، اس معاشرے کے افراد قانون پر کس قدر عمل کرتے ہیں۔ دونوں پہلوؤں کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔

۳۔ قانون کی حکمرانی کے معاشرتی اثرات کیا ہوتے ہیں؟

جواب: جہاں قانون کی حکمرانی ہو وہاں امن، عدل، مساوات اور معاشرتی فلاح و بہبود کا ماحول قائم ہوتا ہے۔ لوگ بے خوف زندگی گزارتے ہیں۔

۴۔ اسلام قانون کی پاسداری کو کیوں لازم قرار دیتا ہے؟

جواب: اسلام اطاعتِ الٰہی، اطاعتِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ یہ سب قانون کی پاسداری کے بنیادی اجزاء ہیں۔

۵۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کس حیثیت سے لازم ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت بحیثیت نبی، رسول اور حکمران، تینوں حیثیتوں میں لازم ہے کیونکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اُس وقت کے ریاستی قانون کے سرچشمہ تھے۔

۶۔ اسلام میں حاکم وقت کی اطاعت کب تک واجب ہے؟

جواب: جب تک حاکم کتاب اللہ اور سنت کے مطابق حکومت کرے، اس کی اطاعت واجب ہے۔ یہ اصول عدل اور شریعت پر مبنی نظام کو یقینی بناتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

۷۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قانون کے ساتھ کیا رویہ تھا؟

جواب: خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خود کو قانون کا پابند سمجھا۔ انھوں نے کبھی بھی خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا اور عدل و انصاف کو اولیت دی۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عدل کس بات کی دلیل ہے؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عام لوگوں کے سوالوں کا جواب دینے کے لیے تیار رہتے، قاضی کے سامنے خود کو پیش کرتے اور غلام کے ساتھ سفر میں اپنی باری سے سواری پر بیٹھتے تھے، یہ ان کے عدل کی مثالیں ہیں۔

۹۔ معاشرتی بگاڑ کی سب سے بڑی وجہ کیا بیان کی گئی ہے؟

جواب: قانون کی عدم پاسداری، ظلم، رشوت، ذخیرہ اندوزی اور طبقاتی امتیاز معاشرتی بگاڑ کی بڑی وجوہات ہیں، جن سے معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے۔

۱۰۔ ایک ذمہ دار پاکستانی شہری کو کن کاموں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: ٹیکس دینا، قوانین کی پابندی کرنا، صفائی کا خیال رکھنا، عوامی املاک کا تحفظ اور وطن سے محبت کے تحت دوسروں کی خدمت کرنا ہر پاکستانی شہری کا فرض ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

1- قانون کی پاسداری کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر ۱

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

ہم قانون کی پاسداری کیسے کر سکتے ہیں، طلبہ ہم جماعتوں کے سامنے اظہار خیال کریں۔

اسلامی معاشرے میں قوانین کی پابندی پر تقریری مقابلہ کروائیں۔

قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے اور قانون شکنی کے نقصانات پر مذاکرہ کروائیں۔

www.ilmkidunya.com

(ب) نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- فلاح و ترقی کے اسلامی تصور اور نشاۃِ ثانیہ کا مفہوم جان سکیں۔
- مستقبل کی منصوبہ بندی میں مادی وسائل کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھنے کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- اپنے سنہری اور قابلِ فخر ماضی کی ایجادات کو قابلِ تقلید جان کر اُمتِ مسلمہ کے موجودہ مسائل کا ادراک کر سکیں۔
- اُمتِ مسلمہ کی ترقی کے لیے سائنس، ٹیکنالوجی، معیشت اور خود انحصاری کے کردار کا جائزہ لے سکیں۔
- دورِ جدید کی ضروریات کے مطابق مسلمانوں کی معاشی و معاشرتی ذمہ داریوں کا ادراک کرتے ہوئے اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں۔
- ماضی کی عظیم اسلامی ہستیوں کو سنہرے نمونے کے طور پر جان کر ان پر بلاوجہ تنقید نہ کرنے اور ان پر فخر کرنے والے بن سکیں۔
- فلاح و ترقی کے اسلامی تصور کو اپنا کر دنیا و آخرت کو سنوار سکیں۔

سوال ۱: اسلام دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن کس طرح ہے اور نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کیوں ضروری ہے؟

جواب: اسلام دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن ہے

اسلام ایک مکمل اور جامع نظامِ زندگی ہے جو انسان کو دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگنے کی دعا سکھائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ: 201)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔''

یہ دعا انسان کو اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے دونوں پہلو اہم ہیں۔ اسلام کی تعلیمات انسان کو صحیح راستہ دکھاتی ہیں تاکہ وہ دنیا میں فلاح و کامیابی حاصل کرے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے قریب جا سکے۔

نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی ضرورت

نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سے مراد یہ ہے کہ مسلمان ایک بار پھر اپنے ایمان و عزم کو تازہ کریں اور اسلام کے پرچم تلے متحد ہو کر اس کے غلبے کی کوشش کریں۔ یہ ایک ایسی ضرورت ہے جسے سمجھنا انتہائی اہم ہے۔

مسلمانوں کی یکجہتی

اسلام کے پیروکاروں کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ ایک دوسرے سے تعاون کریں اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو، تاکہ وہ دنیا میں اپنے مقام کو دوبارہ حاصل کر سکیں۔

اسلام کے اصولوں پر عمل

نشاۃِ ثانیہ کا مقصد مسلمانوں کو اپنے عمل و کردار میں اسلامی اصولوں پر کاربند کرنا ہے تاکہ وہ دنیا میں کامیاب ہو سکیں اور ایک خوشحال معاشرہ قائم کر سکیں۔

www.ilmkidunya.com

نظام اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی اہمیت انسانیت کے لیے

نظام اسلام کی نشاۃ ثانیہ صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لیے ضروری ہے۔ اسلام کا پیغام نہ صرف مسلمانوں کے لیے ہے بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔ اسلام میں فلاح و ترقی کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کیا جائے۔

انسانی حقوق کی حفاظت

اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ بہت اہم ہے۔ معاشرتی عدل، برابری اور انصاف کے اصول اسلام کی بنیاد ہیں، جو نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ تمام انسانوں کے لیے فائدہ مند ہیں۔

مخلوق کا حق ادا کرنا

اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کا حق نہیں ادا کرتے بلکہ اس کی مخلوق کے ساتھ حُسنِ سلوک، تعاون اور انصاف کا بھی حق ادا کرتے ہیں۔ یہ اصول دنیا میں انسانوں کے درمیان امن اور بھائی چارے کو فروغ دیتے ہیں۔

سوال ۲: منصوبہ بندی کی اہمیت کیا ہے اور قرآن و سنت میں اس کی کیا مثالیں ملتی ہیں؟

جواب: منصوبہ بندی کی اہمیت

منصوبہ بندی کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے، اپنے موجودہ وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال کرے اور اپنی طاقت کے مطابق مزید وسائل و اسباب جمع کرنے کی کوشش کرے۔ اس کا مقصد مستقبل کی مشکلات سے بچنا اور زندگی کو بہتر انداز میں گزارنا ہے۔ قرآنِ مجید میں ہمیں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ اپنے وسائل اور نعمتوں کو ضائع نہ کریں، بلکہ ان کا بہترین استعمال کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ (سُوْرَۃُ الْاَنْعَام:141)

ترجمہ: ''اور بے جا خرچ نہ کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے وسائل کا درست استعمال کریں اور فضول خرچی سے بچیں۔ یہ بات ہمیں بتاتی ہے کہ منصوبہ بندی کے ذریعے ہمیں اپنے موجودہ وسائل کا بہترین استعمال کرنا چاہیے تاکہ ہم مستقبل میں کسی بھی مشکل یا پریشانی سے بچ سکیں۔

دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے وسائل جمع کرنا

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لیے وسائل و اسباب جمع رکھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَال:60)

ترجمہ: ''اور (مسلمانو!) تم اُن (کفار سے لڑنے) کے لیے تیار رکھو جتنی قوت تم سے ممکن ہو۔''

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ دفاع اور تحفظ کے لیے وسائل جمع کرنا اور اپنی تیاری کرنا ضروری ہے تاکہ ہم دشمن کے حملوں سے بچ سکیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی

قرآنِ مجید کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں منصوبہ بندی کی ایک عظیم مثال موجود ہے۔ جب مصر میں قحط آیا، حضرت

www.ilmkidunya.com

یوسف علیہ السلام نے اس کے لیے شان دار منصوبہ بندی کی۔ انھوں نے پہلے ہی قحط کے زمانے کے لیے غذائی ضروریات ذخیرہ کر لی تھی۔ اس منصوبے کے نتیجے میں، مصر نہ صرف اپنی غذائی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ وہ دوسرے علاقوں کو بھی غلہ فراہم کر رہا تھا۔ یہ واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ اچھے فیصلے اور صحیح منصوبہ بندی انسان کو قدرتی آفات اور پریشانیوں سے بچا سکتی ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی منصوبہ بندی: غزوہ خندق

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی میں بھی منصوبہ بندی کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ غزوہ خندق کے موقع پر جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو مدینہ منورہ پر کفار کے حملے کا علم ہوا، تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیے مؤثر منصوبہ بندی کی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ایک خندق کھودنے کا حکم دیا، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے باشندے مشرکین کے حملے سے محفوظ رہے۔ یہ واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ حکمت اور تدبیر کے ساتھ منصوبہ بندی کرنا ضروری ہے۔

صلح حدیبیہ: مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک روشن مثال

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ایک اور روشن مثال صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے۔ اس موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے نہ صرف موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے صحیح فیصلہ کیا بلکہ مستقبل کی کامیابی کے لیے بھی حکمت عملی اپنائی۔ صلح حدیبیہ کے نتیجے میں مسلمان مدینہ منورہ واپس آ گئے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کی کامیابی کی راہ ہموار ہوئی۔ یہ واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ درست منصوبہ بندی کے ذریعے مستقبل میں بھی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

سوال ۳: خود انحصاری کی اہمیت کیا ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی کیا مثالیں ہیں؟

جواب: خود انحصاری کی اہمیت

خود انحصاری کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کی بہتری کے لیے محنت کرے اور دوسروں کے سہارے پر نہ رہے۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جو انسان کو اپنی صلاحیتوں اور قوتوں پر اعتماد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام نے انسانوں کو خود انحصاری اور محنت کی اہمیت کو سمجھایا اور انھیں اپنی کوششوں کے ذریعے کامیابی حاصل کرنے کی تعلیم دی۔

قرآنِ مجید میں خود انحصاری کا حکم

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ سکھایا ہے کہ اسے اپنے عمل کی بنیاد پر اس کی محنت کا نتیجہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿39﴾ (سُوْرَةُ النَّجْم:39)

ترجمہ: ''اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔''

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ انسان اپنی محنت اور کوشش سے ہی اپنی تقدیر بدل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد محنت کرنے والوں کے ساتھ ہے

قرآنِ مجید میں ایک اور آیت میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انسان کو اپنے حالات کو بہتر بنانے کے لیے خود کوشش کرنی چاہیے:

ترجمہ: ''یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے حالات میں تبدیلی نہ لے آئے''۔ **(سورۃ الرعد:11)**

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد تب ہی ملتی ہے جب انسان اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لیے محنت کرتا ہے اور اپنی تقدیر کو خود بناتا ہے۔

اسلام میں محنت کی اہمیت

اسلام نے ہمیشہ محنت اور جدوجہد کو اہمیت دی ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: ''جس شخص نے اس حال میں رات گزاری کہ سارے دن کی محنت اور کام کاج کی وجہ سے وہ بری طرح تھک گیا تھا تو وہ رات اس کے لیے مغفرت کی رات ہوگی۔'' (کنز العمال: 9215)

یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ محنت کرنے والوں کی محنت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ان کی کوششوں پر انعام دیتا ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی محنت کی مثال

تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی زندگیوں میں محنت کی اور اپنے عمل سے ثابت کیا کہ انسان کی عظمت اس بات میں نہیں کہ وہ دوسروں سے خدمت لے، بلکہ اس میں ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرے۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے مختلف کاموں میں محنت کی اور اس طرح انسانیت کو یہ سبق دیا کہ محنت اور کوشش ہی انسان کو بلند مقام تک پہنچاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد محنت کرنے والوں کے ساتھ

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو محنت اور کوشش کرتے ہیں۔ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے والے، کام چور اور کاہل لوگوں کی حالت کبھی نہیں بدل سکتی۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے ''ہمت مرداں، مدد خدا'' یعنی جو شخص محنت اور ہمت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔

سوال ۴: اسلامی معاشرے میں علمی ترقی کی اہمیت اور اس کے لیے ایک مکمل نظام تعلیم کی کیا خصوصیات ہیں؟

جواب: اسلام میں علمی ترقی کی اہمیت

اسلامی معاشرے کے لیے صحیح نظام تعلیم وہ ہے جس میں روحانی اور مادی دونوں علوم کا امتزاج ہو۔ ایک مکمل اسلامی نظام تعلیم وہ ہوگا جس میں انسانوں کی روحانی اور جسمانی ضروریات کے حوالے سے وہ تمام علوم پڑھائے جائیں جو ان کے لیے مفید ہوں۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جو انسان کو دینی اور دنیاوی علوم دونوں کے بارے میں آگاہ کرتا ہے، تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکے۔

اسلام میں علم کا مفہوم

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے علم کے حصول کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا (سُنَنُ اِبنِ مَاجه: 925)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔''

علم نافع وہ علم ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے۔ اس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سائنس و ٹیکنالوجی، زبان دانی، معاشرت اور معیشت کے علوم بھی شامل ہیں۔

علمی ترقی میں دینی اور دنیاوی علوم کا توازن

اسلامی تعلیمات میں یہ بات واضح ہے کہ محض روحانی علوم پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ سائنس و ٹیکنالوجی، معاشرت اور معیشت کے علوم بھی پڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کا نظام تعلیم انسان کے ذہن اور جسم دونوں کی ترقی میں مدد فراہم کرتا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں کامیابی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

قرآنِ مجید میں علم کی اہمیت

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دی ہے:

ترجمہ: ''کیا وہ زمین پر چلتے نہیں ہیں تاکہ ان کے دل اس میں غور و فکر کریں؟'' (سورۃ محمد: 24)

www.ilmkidunya.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں سوچنے اور دنیا کی مخلوقات پر غور کرنے کی اہمیت بتائی ہے تاکہ ہم سچائی تک پہنچ سکیں اور علم کا حصول ممکن ہو۔

اسلامی سائنس دانوں کا علمی ورثہ

اسلامی تہذیب میں کئی نامور سائنس دانوں نے اپنی علمی خدمات کے ذریعے دنیا کو فائدہ پہنچایا۔ ان میں سے کچھ اہم شخصیات اور ان کی خدمات یہ ہیں:

ابن سینا: ان کی کتاب ''القانون'' ایک مشہور طبی کتاب ہے جو یورپ میں سترہویں صدی تک نصابی کتب کے طور پر استعمال کی جاتی رہی۔

جاحظ: ان کی کتاب ''الحیوان'' میں حیاتیات اور مختلف جانداروں کے بارے میں اہم معلومات فراہم کی گئی۔

ابوالقاسم الزہراوی: انھوں نے طب کے میدان میں اہم کتاب ''التصریف لمن عجز عن التالیف'' لکھی جس میں جراحی کے طریقوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔

عمر خیام: انھوں نے شمسی نظامِ تقویم مرتب کی اور سورج، چاند کی گردش، سورج گرہن اور بہت سے سیاروں کے بارے میں اہم سائنسی معلومات فراہم کیں۔

ابوریحان البیرونی: ایک مشہور مسلمان سیاح اور سائنس دان تھے جنھوں نے مختلف سائنسی شعبوں میں اہم تحقیق کی۔

خوارزمی: انھوں نے علم حساب اور الجبرا کو ایک الگ شعبہ بنا کر علمی دنیا میں ایک نئی سمت دی۔

سائنس و ٹیکنالوجی میں مہارت کی اہمیت

مسلمانوں کی قوت، شان و شوکت اور عظمت میں اضافہ اس وقت ہو سکتا ہے جب وہ سائنس و ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کریں اور عالمی تجارت میں تعاون کریں۔ مسلمان ممالک کو مل کر سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کی طرف قدم بڑھانا چاہیے تاکہ وہ دنیا میں اپنی قوت کو مزید مستحکم کر سکیں۔

حل مشقی سوالات

سوال 1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی سے قحط سے محفوظ ہوا:

(الف) مصر (ب) عراق (ج) حجاز (د) شام

(ii) انسان کا اپنے آپ کو مستقبل کے لیے تیار کرنا کہلاتا ہے:

(الف) خود انحصاری (ب) منصوبہ بندی (ج) احتساب (د) وصیت

(iii) ابن سینا کی مشہور کتاب کا نام ہے:

(الف) کتاب الحیوان (ب) القانون (ج) التصریف لم عجز عن التالیف (د) احیاء العلوم

(iv) مشہور مسلم سائنسدان خوارزمی کا کارنامہ ہے:

(الف) الجبرا اور حساب کو الگ کرنا (ب) آلات جراحی وضع کرنا

(ج) شمسی نظام تقویم مرتب کرنا (د) زمین کا قطر ماپنا

(v) غزوہ خندق میں مدینہ منورہ والوں کے دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کی وجہ تھی:

(الف) منصوبہ بندی (ب) مالی قوت (ج) عسکری طاقت (د) جوش شہادت

www.ilmkidunya.com

جوابات

(i)	(الف)	(ii)	(ب)	(iii)	(ب)	(iv)	(الف)	(v)	(الف)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ نظامِ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سے مراد کیا ہے؟

(الف) اسلام کے ماننے والوں کا متحد ہونا (ب) اسلام کی فلاح و ترقی کی کوشش

(ج) اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا (د) اسلام کا غلبہ حاصل کرنا

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے کیا کیا؟

(الف) اپنے وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کیا (ب) زراعت کو بڑھایا

(ج) شان دار منصوبہ بندی کی (د) اپنی فوج کو مضبوط کیا

۳۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے غزوۂ خندق میں مدینہ کی حفاظت کے لیے کیا کیا؟

(الف) جنگ کی حکمت عملی اپنائی (ب) خندق کھودی (ج) فوجی قوت کو مضبوط کیا (د) معاہدہ کیا

۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کو قحط سے کیسے بچایا؟

(الف) کھانے کی مقدار کو کم کیا (ب) وسائل اکٹھے کرنے کی منصوبہ بندی کی

(ج) فوج کو مضبوط کیا (د) لوگوں کو دینی تعلیم دی

۵۔ کون سی کتاب ابن سینا کی مشہور کتاب ہے؟

(الف) کتاب الحیوان (ب) القیانون (ج) التصریف (د) احیاء العلوم

۶۔ خوارزمی کا کیا کارنامہ ہے؟

(الف) علم حساب اور الجبرا کو الگ کرنا (ب) سورج اور چاند کی گردش پر تحقیق

(ج) شمسی تقویم کی تخلیق (د) جراحت کے علم کو فروغ دینا

۷۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سنت میں کیا شامل ہے؟

(الف) بغیر محنت کے زندگی گزارنا (ب) محنت اور کوشش کرنا (ج) دوسروں کی مدد سے زندگی گزارنا (د) وسائل ضائع کرنا

۸۔ اسلامی معاشرے کے لیے صحیح نظام تعلیم کیا ہو سکتا ہے؟

(الف) صرف روحانی علوم (ب) فقط مادی علوم (ج) روحانی اور مادی دونوں علوم کا مجموعہ (د) صرف فنون کا علم

۹۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں کیا حکم دیا ہے؟

(الف) وسائل ضائع کرنے کا (ب) بے جا خرچ نہ کرنے کا (ج) دوسروں سے مدد لینے کا (د) اپنی محنت کو چھوڑ دینے کا

جوابات

۱۔	(د)	۲۔	(ج)	۳۔	(ب)	۴۔	(ب)	۵۔	(ب)
۶۔	(الف)	۷۔	(ب)	۸۔	(ج)	۹۔	(ب)		

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) نظام اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظام اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے مراد یہ ہے کہ مسلمان دوبارہ ایک اتحاد کے ساتھ اسلام کے پرچم تلے جمع ہوں اور اسلام کے غلبے کے لیے جدوجہد کریں، تاکہ اسلام کے اصولوں کے مطابق دنیا اور آخرت میں فلاح حاصل ہو۔ اس کا مقصد اسلام کے معاشرتی اور اخلاقی نظام کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔

(ii) خود انحصاری سے کیا مراد ہے؟

جواب: خود انحصاری کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی محنت اور کوششوں سے خود اپنے حالات کو بہتر کرے اور دوسروں پر انحصار نہ کرے۔ یہ اسلام میں محنت اور کوشش کو اہمیت دینے کی تعلیم دیتا ہے، جہاں انسان اپنی زندگی کو خود سنوارنے کی کوشش کرے۔

(iii) تعلیمی نظام میں بہتری کے لیے سیرت طیبہ سے ہمیں کیا راہ نمائی حاصل ہوتی ہے؟

جواب: سیرت طیبہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ تعلیمی نظام میں توازن ضروری ہے، یعنی روحانی اور مادی دونوں علوم کو پڑھایا جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے علم کے حصول کو بہت اہمیت دی اور ہمیں یہ سکھایا کہ علم انسان کی فلاح و ترقی کا سبب بنتا ہے، چاہے وہ دینی ہو یا دنیاوی۔

(iv) اسلامی تعلیمات سے ہمیں محنت کی عظمت کا کیا درس ملتا ہے؟

جواب: اسلامی تعلیمات میں محنت کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید اور حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ محنت کرنے سے انسان کی تقدیر بدل سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد ایسے افراد کے ساتھ ہوتی ہے جو محنت کرتے ہیں اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(v) کوئی سے دو مسلم سائنس دانوں اور ان کی کتابوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: (۱) ابن سینا ۔ کتاب ''القانون'' (۲) ابوالقاسم الزہراوی۔۔ کتاب ''التصریف لم عجز من التالیف''

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ نظام اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ضرورت کیوں ہے؟

جواب: نظام اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ضرورت اس لیے ہے کہ اسلام کی سچی تعلیمات اور اصولوں پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کو ایک مرتب اور متحد معاشرہ تشکیل دینا ضروری ہے، تاکہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کی فلاح اور ترقی ہو سکے۔

۲۔ منصوبہ بندی کی اہمیت کو قرآنِ مجید میں کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

جواب: قرآنِ مجید میں منصوبہ بندی کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور ہمیں اپنے وسائل کو ضائع نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے وسائل جمع کرنے کی ہدایت دی ہے تاکہ وہ کسی بھی مشکلات سے نمٹ سکیں۔

۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی کی مثال کو کیوں اہمیت دی گئی ہے؟

جواب: حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی کی مثال اہم ہے کیونکہ انھوں نے قحط کے دوران نہ صرف مصر کی غذائی ضروریات کو پورا کیا، بلکہ دوسروں کو بھی غلہ فراہم کر کے اس بات کا عملی مظاہرہ کیا کہ منصوبہ بندی کتنی اہم ہے۔

۴۔ خود انحصاری کی اہمیت پر اسلام کیا تعلیم دیتا ہے؟

جواب: اسلام خود انحصاری کو بہت اہمیت دیتا ہے اور مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ اپنی محنت اور کوشش سے اپنی حالت کو بہتر کریں۔ قرآنِ مجید میں

www.ilmkidunya.com

یہ بیان کیا گیا ہے کہ "انسان کو وہی ملتا ہے جتنی وہ کوشش کرتا ہے۔"

۵۔ محنت کی عظمت پر قرآن مجید اور حدیث کیا فرماتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید اور حدیث دونوں میں محنت کی عظمت پر زور دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ محنت کرنے والا انسان اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا حق دار بن سکتا ہے۔ قرآن میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت میں تبدیلی نہ لائے۔

۶۔ اسلامی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: اسلامی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ دین اسلام نے روحانی اور مادی دونوں علوم کو اہمیت دی ہے۔ صحیح اسلامی تعلیم وہ ہے جس میں انسان کی روحانی اور جسمانی ضروریات دونوں کو مدنظر رکھا جائے۔

۷۔ "علم نافع" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "علم نافع" سے مراد وہ علم ہے جو انسان اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیے فائدہ مند ہو۔ یہ علم دینی، سائنسی، معاشی اور سماجی تمام شعبوں پر مشتمل ہو سکتا ہے جو انسان کی فلاح میں مددگار ہو۔

۸۔ ابن سینا کی کتاب "القانون" کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: ابن سینا کی کتاب "القانون" طب کے شعبے میں اہمیت رکھتی ہے اور یہ صدیوں تک یورپ میں نصابی کتاب کے طور پر پڑھائی گئی۔ اس کتاب میں طب کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

۹۔ خوارزمی نے علم حساب اور الجبرا کو کیسے پیش کیا؟

جواب: خوارزمی نے علم حساب اور الجبرا کو الگ الگ کیا اور اسے علمی و منطقی طریقے سے پیش کیا۔ ان کی اس تحقیق نے دنیا بھر میں ریاضی کے شعبے کی بنیاد رکھی۔

۱۰۔ اسلامی معاشرت میں سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں تعاون کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: اسلامی معاشرت میں سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں تعاون کی اہمیت ہے کیونکہ مسلمانوں کو اپنے علم اور وسائل کو ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کر کے عالمی تجارت کو کنٹرول کرنے اور ٹیکنالوجی میں ترقی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

1- نظام اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے حوالے سے مسلمانوں کی ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر ۱

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

طلبہ گروپ کی صورت میں اسلامی نظام کی نشاۃ ثانیہ اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں تحریر کریں اور ہر گروپ کا ایک نمائندہ جماعت کے سامنے پیش کرے۔

مسلمانوں کے سنہری دور کی سائنسی، سماجی، علمی، اخلاقی، تعمیراتی اور دیگر میدانوں میں ترقی کی مثالیں تلاش کریں اور کمرۂ جماعت میں پیش کریں۔

"قوموں کا عروج و زوال علم ہی سے وابستہ ہے" کے موضوع پر مذاکرہ کروائیں۔

www.ilmkidunya.com

(ج) اسلاموفوبیا اور ہماری ذمہ داریاں

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اسلاموفوبیا کے مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلاموفوبیا کی مختلف صورتوں کا تجزیہ کر سکیں۔
- ''پیغام پاکستان'' کی روشنی میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور یکجہتی کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- اسلاموفوبیا کا مقابلہ کرنے کے لیے نوجوانوں کی ذمہ داریوں (امتیازی طرزِ عمل کے خلاف آواز اٹھانا، مقدسات کے احترام کو فروغ دینا اور مثبت اقدامات اور مکالمے کے ذریعے سے اسلام کی مثبت تصویر کو اُجاگر کرنا وغیرہ) کا ادارک کر سکیں۔
- باہمی افہام و تفہیم اور احترام کو فروغ دے سکیں۔
- مختلف عقائد، ثقافتوں اور نظریات کے حامل لوگوں کے ساتھ تعمیری اور بامقصد مکالمے میں مشغول ہونے کے لیے تیار ہو سکیں۔
- عالمی میڈیا پر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی اور متعصّبانہ پروپیگنڈا کا ادراک کر کے اس کو زائل کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- اسلاموفوبیا کے مدارک کے لیے علمی و عملی سطح پر ہر ممکن کردار ادا کر سکیں۔

سوال ۱۔ فوبیا اور اسلاموفوبیا کی وضاحت کریں اور ان میں فرق بیان کریں۔ اسلاموفوبیا کے مغربی معاشرے میں اثرات اور منفی پروپیگنڈے پر روشنی ڈالیں۔

جواب: فوبیا کا مفہوم

فوبیا لفظی طور پر ''خوف'' یا ''ڈر'' کے معنی میں آتا ہے۔ مرادی طور پر یہ کسی خاص چیز، صورتِ حال یا وجود کے بارے میں غیر معقول اور شدید خوف کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خوف حقیقی خطرے سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہوتا ہے اور اس کا شکار شخص اس سے بچنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

مثال

ایکروفوبیا (بلندیوں کا خوف): یہ وہ خوف ہے جس میں شخص اونچی عمارتوں یا پہاڑوں وغیرہ پر چڑھنے سے گھبراتا ہے۔

کلاسٹرفوبیا (محصور ہونے کا خوف): اس میں افراد لفٹ یا چھوٹے کمرے میں رہنے سے گھبراتے ہیں۔

اسلاموفوبیا

اسلاموفوبیا کی اصطلاح اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بلاوجہ خوف اور غیر حقیقت پسندانہ خطرہ محسوس کرنے کو بیان کرتی ہے۔ یہ غیر معقول خوف اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی تصورات کو جنم دیتا ہے۔

اسلاموفوبیا کا مفہوم

اسلاموفوبیا اسلام اور اہلِ اسلام کے بارے میں تعصب، عداوت اور منفی جذبات پر مبنی تحریک ہے۔ اس کا مقصد مسلمانوں کی تہذیب، ثقافت اور نظریات کے بارے میں منفی جذبات پیدا کرنا ہوتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

مغربی معاشرت میں اسلاموفوبیا

اسلاموفوبیا کا استعمال عموماً مغربی معاشرے میں کیا جاتا ہے، خاص طور پر 9/11 کے واقعے کے بعد یہ اصطلاح عام ہوئی۔ اس واقعے کے بعد اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گردی اور خطرے کی علامت کے طور پر پیش کیا جانے لگا۔

اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈا

اسلام دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے: اسلام کے بارے میں یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ یہ مذہب دہشت گردی کو بڑھاوا دیتا ہے۔

اسلام دوسروں کے ساتھ میل جول کو برداشت نہیں کرتا: یہ تصور دیا گیا کہ اسلام دیگر ادیان کے پیروکاروں سے ہم آہنگ نہیں ہو سکتا۔

اسلام آزادی اظہار رائے کی مخالفت کرتا ہے: یہ تاثر دیا گیا کہ اسلام میں آزادی اظہار رائے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسلام انسانی حقوق اور آزادی نسواں کی نفی کرتا ہے: اسلام کو ایک ایسے مذہب کے طور پر پیش کیا گیا جس میں خواتین کے حقوق اور بنیادی انسانی حقوق کا کوئی تصور نہیں۔

اسلام کے تصور جہاد کا غلط تاثر

اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے اثرات میں ایک بڑا پہلو اسلام کے تصور جہاد کا غلط انداز میں پیش کیا جانا ہے۔ جہاد کو صرف جنگ اور تشدد سے جوڑ کر پیش کیا گیا۔

مغربی معاشرے میں مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک

اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے اثرات نے مغربی معاشرت میں مسلمانوں کو مختلف امتیازی سلوک کا سامنا کروایا، جس میں:

(۱) مسلمان خواتین کے حجاب چھیننا
(۲) مساجد پر حملے
(۳) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور ناموس پر حملے
(۴) قرآن مجید کی بے حرمتی

اسلاموفوبیا کی حقیقت اور حالیہ واقعات

اسلاموفوبیا کی وجہ سے مسلمانوں کو عالمی سطح پر مسلسل حملوں اور نفرت کا سامنا ہے۔ اس طرح کے واقعات اب بھی وقتاً فوقتاً رونما ہوتے رہتے ہیں، جس سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی تصورات کو مزید تقویت ملتی ہے۔

سوال ۲: اسلاموفوبیا کے اثرات اور نیوزی لینڈ کے کرائسٹ چرچ حملے کے بعد اقوام متحدہ کی قرارداد پر روشنی ڈالیں۔

جواب: اسلاموفوبیا اور اس کے اثرات

اسلاموفوبیا میں مبتلا افراد اسلامی مقدسات کی توہین کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں کو شدید کرب اور ذہنی اذیت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ یہ توہین امن و امان اور بقائے باہمی کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے، کیونکہ کسی بھی مذہب کی مقدسات کی توہین ایک عالمی جرم سمجھی جاتی ہے۔

اسلاموفوبیا کا عالمی مسئلہ

اسلاموفوبیا کو عالمی سطح پر ایک سنگین مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اقوام متحدہ نے 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کا عالمی دن منانے کا فیصلہ کیا ہے، تاکہ اس مسئلے کی سنگینی پر توجہ دی جا سکے اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کے خاتمے کے لیے عالمی سطح پر اقدامات کیے جا سکیں۔

نیوزی لینڈ حملے اور اقوام متحدہ کی قرارداد

اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے اثرات کو اُجاگر کرنے کے لیے 2019 میں نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ کی مسجد پر ہونے والے حملے نے

عالمی سطح پر توجہ حاصل کی۔ اس حملے میں 51 مسلمان شہید ہوئے تھے، جس کے بعد اقوام متحدہ نے اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیا اور 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کا عالمی دن منانے کی قرارداد منظور کی۔

پاکستان کی کوششیں اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی

15 مارچ 2024 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پاکستان کی جانب سے پیش کی جانے والی قرارداد کو منظور کیا، جس میں دنیا بھر کے ممالک سے کہا گیا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف نفرت کی لہر پر قابو پانے کے لیے مشترکہ اقدامات کریں۔ یہ قرارداد اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی سطح پر ایک مثبت قدم ثابت ہو سکتی ہے۔

سوال ۳: اسلاموفوبیا کے اسباب اور مغربی پروپیگنڈے پر روشنی ڈالیں اور "پیغام پاکستان" میں اسلام کے حقیقی نظریہ جہاد اور اتحاد کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلاموفوبیا کے اسباب

اسلاموفوبیا کے اسباب میں مغربی میڈیا کا منفی کردار اور مسلمانوں کی باہمی لڑائیاں اور ایک دوسرے کے بارے میں منفی خیالات شامل ہیں۔ اسلامی ممالک کی باہمی چپقلش اور مسلح کارروائیاں مغربی پروپیگنڈے کو مزید تقویت دیتی ہیں، جس کے مطابق اسلام دہشت گردی کو فروغ دینے والا دین ہے۔

مغربی پروپیگنڈے کا اثر

مغربی میڈیا نے اسلام کو دہشت گردی اور تشدد سے جوڑ کر پیش کیا ہے، جس کے باعث اسلام کے حقیقی پیغام کو مسخ کیا گیا ہے۔ یہ منفی پروپیگنڈا مسلمانوں کے خلاف عالمی سطح پر نفرت اور خوف کو بڑھا رہا ہے۔ اس کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

اتفاق و اتحاد کی اہمیت

اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے مسلمانوں کے درمیان اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے معاشرے میں باہمی یکجہتی کو فروغ دینا ہوگا تاکہ ہم اسلام کے پیغام کو صحیح طریقے سے دنیا تک پہنچا سکیں۔

پیغام پاکستان

پاکستان کی طرف سے 2018 میں "پیغام پاکستان" کے عنوان سے ایک متفقہ بیانیہ جاری کیا گیا تھا جس میں 1800 علمائے کرام کے دستخطوں سے ایک فتویٰ بھی شامل تھا۔ اس بیانیہ میں اسلام کے تصور جہاد کی وضاحت کی گئی اور دہشت گردانہ حملوں کی مذمت کی گئی۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کی درست تصویر پیش کی گئی ہے۔

اسلام کا حقیقی نظریہ جہاد

"پیغام پاکستان" کے مطابق، اسلام کا تصور جہاد دہشت گردی سے تعلق نہیں رکھتا۔ ہمیں اس بیانیے کی روشنی میں اسلام کے حقیقی نظریہ جہاد، اتفاق و اتحاد اور اخوت و الفت پر عمل کرنا چاہیے تاکہ دنیا میں اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔

سوال ۴: مسلم نوجوانوں کو سوشل میڈیا پر اسلاموفوبیا کے خلاف کس طرح فعال کردار ادا کرنا چاہیے؟

جواب: سوشل میڈیا کا کردار

سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز کی بدولت ہر شخص کو اپنی رائے اور نظریہ دنیا بھر میں پھیلانے کی سہولت مل گئی ہے۔ مسلم نوجوانوں کو اس

www.ilmkidunya.com

موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اسلاموفوبیا کے خلاف جدوجہد

مسلمان نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلاموفوبیا کے حوالے سے پھیلائے گئے منفی پروپیگنڈے کا تدارک کریں۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی روک تھام کے لیے بھرپور آواز اٹھائیں اور نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ناموس پر حملوں کے خلاف کھڑے ہوں۔

نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کی اشاعت

نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت و کردار کو اقوام عالم تک پہنچائیں، خاص طور پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بے مثل اخلاق اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی کے اصولوں کو جو رواداری، محبت اور معاہدوں کی صورت میں امن وسلامتی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جیسے میثاق مدینہ۔

بین المذاہب احترام اور اقلیتوں کے حقوق

عصر حاضر کے مسلمان نوجوانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مختلف مذاہب کے ماننے والے افراد کے ساتھ باہمی احترام کو فروغ دیں۔ مسلم معاشروں میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کریں اور دنیا میں رفاہی کاموں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

اسلاموفوبیا کا قانونی و اخلاقی جواب

اسلاموفوبیا کے واقعات پر جذباتی ردعمل دینے کے بجائے، نوجوانوں کو بصیرت سے کام لے کر قانونی اور اخلاقی جنگ لڑنے کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا پر مسلمانوں کے مثبت تشخص کو اُجاگر کریں اور اسلام کے حقیقی چہرے کو دنیا کے سامنے لائیں۔

اسلام کا حقیقی اور پُرامن چہرہ

نوجوانوں کو اسلام کے حقیقی اور پُرامن چہرے کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ انسانیت اسلام کے سایۂ عاطفت میں پناہ لے سکے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق امن وسکون کا پیغام پھیلایا جاسکے۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اقوام متحدہ میں اسلاموفوبیا ڈے قرار دیا گیا ہے:

(الف) 15 جنوری (ب) 15 فروری (ج) 15 مارچ (د) 15 اپریل

(ii) 15 مارچ 2024ء کو اقوام متحدہ میں اسلاموفوبیا کے خلاف قرارداد پیش کی:

(الف) پاکستان نے (ب) ایران نے (ج) سعودی عرب نے (د) قطر نے

(iii) ''پیغام پاکستان'' کے نام سے دہشت گردی کے خلاف متفقہ فتویٰ شائع ہوا:

(الف) 2015ء میں (ب) 2016ء میں (ج) 2017ء میں (د) 2018ء میں

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رواداری کی روشن مثال ہے:

(الف) ہجرت مدینہ منورہ (ب) میثاق مدینہ (ج) مؤاخات مدینہ (د) حلف الفضول

www.ilmkidunya.com

(v) مسلم نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلم معاشروں میں تحفظ کریں۔
(الف) ذاتی حقوق کا (ب) خاندانی حقوق کا (ج) اقلیتوں کے حقوق کا (د) لسانی حقوق کا

جوابات

(i)	(ج)	(ii)	(الف)	(iii)	(د)	(iv)	(ب)	(v)	(ج)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

۱۔ اسلاموفوبیا کا مفہوم کیا ہے؟
(الف) اسلام کے بارے میں بے خوفی (ب) اسلام کے بارے میں غیر حقیقی خوف
(ج) اسلام کے بارے میں محبت (د) اسلام کے بارے میں غیرت

۲۔ اسلاموفوبیا کو اقوام متحدہ نے کب عالمی مسئلہ تسلیم کیا؟
(الف) 2015 (ب) 2019 (ج) 2020 (د) 2024

۳۔ اقوام متحدہ میں اسلاموفوبیا کا عالمی دن کب منایا جاتا ہے؟
(الف) 15 فروری (ب) 15 مارچ (ج) 15 اپریل (د) 15 جنوری

۴۔ ''پیغام پاکستان'' کا مقصد کیا تھا؟
(الف) مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت (ب) دہشت گردی کے تدارک کے لیے متفقہ فتویٰ
(ج) مسلمانوں کے ثقافتی حقوق کا تحفظ (د) اسلام کے تصور جہاد کو غلط ثابت کرنا

۵۔ اسلاموفوبیا کا ایک اہم سبب کیا ہے؟
(الف) مسلم معاشروں میں امن (ب) مغربی میڈیا کا منفی کردار (ج) اسلام کی درست تعلیمات (د) مسلمانوں کی باہمی محبت

۶۔ ''پیغام پاکستان'' بیانیہ کب جاری کیا گیا؟
(الف) 2015 (ب) 2016 (ج) 2017 (د) 2018

۷۔ 15 مارچ 2024ء کو اسلاموفوبیا کے خلاف قرارداد پیش کرنے والا ملک کون سا تھا؟
(الف) پاکستان (ب) سعودی عرب (ج) ایران (د) قطر

۸۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رواداری کی اہم مثال کیا ہے؟
(الف) ہجرت (ب) میثاق مدینہ (ج) جنگ بدر (د) مہاجرت حبشہ

۹۔ اسلاموفوبیا کی وجہ سے مسلمانوں کو کس قسم کے حملوں کا سامنا کرنا پڑا؟
(الف) مالی نقصان (ب) جسمانی تشدد اور امتیازی سلوک (ج) سیاسی زہر (د) معاشرتی غیرت

۱۰۔ مسلمانوں کو اسلاموفوبیا کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے کس پلیٹ فارم کا استعمال کیا جا رہا ہے؟
(الف) سوشل میڈیا (ب) مقامی نیوز چینلز (ج) مذہبی کتابیں (د) موبائل ایپلیکیشنز

جوابات

۱۔	(ب)	۲۔	(ب)	۳۔	(ب)	۴۔	(ب)	۵۔	(ب)
۶۔	(د)	۷۔	(الف)	۸۔	(ب)	۹۔	(ب)	۱۰۔	(الف)

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) اسلاموفوبیا سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلاموفوبیا سے مراد اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بلاوجہ خوف اور غیر حقیقت پسندانہ خطرہ محسوس کرنا ہے۔ یہ کسی مخصوص مذہب یا ثقافت کے بارے میں غیر معقول اور منفی جذبات رکھنے کا عمل ہے، جو اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گردی یا خطرے کی علامت کے طور پر پیش کرتا ہے۔

(ii) اسلاموفوبیا کی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: **مذہبی تشخص کی توہین:** اسلاموفوبیا کے تحت مسلمانوں کے مذہبی مقدسات، جیسے قرآنِ مجید یا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی توہین کی جاتی ہے، جس سے ان کی عزت و توقیر کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

امتیازی سلوک: مغربی معاشروں میں مسلمانوں کو ان کے مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسے حجاب پہننے والی خواتین کو ہراساں کرنا یا مساجد پر حملے کرنا۔

(iii) دہشت گردی کی روک تھام کے لیے "پیغام پاکستان" کے کردار کا جائزہ لیں۔

جواب: "پیغام پاکستان" ایک متفقہ بیانیہ ہے جس میں 1800 علمائے کرام نے اسلام کے اصل تصور جہاد کی وضاحت کی ہے۔ اس بیانیے نے دہشت گردی کی مذمت کی ہے اور اسلام کے امن پسند اور عدم تشدد کے اصولوں کو اُجاگر کیا ہے، جس سے دہشت گردی کے فروغ کو روکنے میں مدد ملی ہے۔

(iv) اسلاموفوبیا کے شکار مغربی معاشرے میں مسلمانوں کو درپیش دو مسائل کا جائزہ لیں۔

جواب: **مسلمان خواتین کا حجاب چھیننا:** مغربی معاشروں میں حجاب پہننے والی مسلمان خواتین کو اکثر امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کے حجاب کو چھیننے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مساجد پر حملے: مسلمانوں کی عبادت گاہوں، یعنی مساجد پر حملے اور ان کے مقدسات کی توہین کی جاتی ہے، جس سے ان کی عبادت کی آزادی متاثر ہوتی ہے۔

(v) اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے دورِ حاضر کے مسلمان نوجوان کی دو ذمہ داریاں تحریر کریں۔

جواب: **اسلام کا حقیقی چہرہ پیش کرنا:** مسلم نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کی حقیقت اور اس کے امن پسند پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔

قانونی اور اخلاقی جنگ لڑنا: نوجوانوں کو اسلاموفوبیا کے خلاف قانونی طور پر آواز اٹھانی چاہیے اور اخلاقی سطح پر بھی اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈے کا تدارک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اہم مختصر جوابی سوالات

۱۔ اسلاموفوبیا کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اسلاموفوبیا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بلاوجہ خوف اور غیر حقیقت پسندانہ خطرات کو محسوس کرنے کو کہا جاتا ہے۔ یہ ایک تحریک ہے جو مسلمانوں کی تہذیب، ثقافت اور نظریات کے بارے میں منفی جذبات پیدا کرتی ہے۔

۲۔ اسلاموفوبیا کے کس واقعے کے بعد مغربی معاشرے میں اس اصطلاح کا استعمال زیادہ ہوا؟

جواب: 9/11 کے واقعے کے بعد مغربی معاشرے میں اسلاموفوبیا کی اصطلاح کا استعمال زیادہ ہونے لگا۔ اس واقعے کے بعد اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گردی سے جوڑا گیا۔

www.ilmkidunya.com

۳۔ اسلاموفوبیا کے نتیجے میں مسلمانوں کو کس قسم کے مسائل کا سامنا ہوا؟

جواب: اسلاموفوبیا کی وجہ سے مسلمانوں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑا، جیسے کہ مسلمان خواتین کا حجاب چھیننا، مساجد پر حملے کرنا اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ذات پر حملے کرنا۔

۴۔ اقوام متحدہ نے اسلاموفوبیا کے مسئلے کو کیسے تسلیم کیا؟

جواب: اقوام متحدہ نے 2019 میں نیوزی لینڈ کے کرائسٹ چرچ حملوں کے بعد اسلاموفوبیا کو عالمی مسئلہ تسلیم کیا اور 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کا عالمی دن منانے کی قرارداد منظور کی۔

۵۔ ''پیغام پاکستان'' کیا ہے؟

جواب: ''پیغام پاکستان'' ایک متفقہ بیانیہ ہے جو 2018 میں جاری کیا گیا، جس میں اسلام کے حقیقی تصور جہاد کی وضاحت کی گئی، دہشت گردی کی مذمت کی گئی اور اسلام کی درست تصویر پیش کی گئی۔

۶۔ اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے مسلمانوں کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا تک پہنچائیں، سوشل میڈیا پر مسلمانوں کے مثبت تشخص کو اُجاگر کریں اور اسلاموفوبیا کے حوالے سے پھیلائے گئے منفی پروپیگنڈے کا تدارک کریں۔

۷۔ مغربی میڈیا کے منفی کردار کا کیا اثر ہوا؟

جواب: مغربی میڈیا کے منفی کردار نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں غلط فہمیوں اور خوف کو بڑھایا، جس کی وجہ سے مسلمانوں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑا۔

۸۔ مسلمانوں کی باہمی لڑائیاں اسلاموفوبیا کو کس طرح بڑھاتی ہیں؟

جواب: اسلامی ممالک کی باہمی لڑائیاں اور مسلح کارروائیاں مغربی میڈیا کو یہ دکھانے کا موقع دیتی ہیں کہ اسلام دہشت گردی کو فروغ دینے والا دین ہے، جو اسلاموفوبیا کو مزید بڑھاتی ہیں۔

۹۔ اسلاموفوبیا کے تدارک کے لیے نوجوانوں کا کیا کردار ہے؟

جواب: نوجوانوں کا کردار ہے کہ وہ اسلاموفوبیا کے خلاف آواز اٹھائیں، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کو دنیا تک پہنچائیں اور سوشل میڈیا پر مسلمانوں کے مثبت تشخص کو اُجاگر کریں۔

۱۰۔ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ باہمی احترام کو فروغ دینے کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ باہمی احترام کو فروغ دینا ضروری ہے تاکہ عالمی سطح پر امن وسکون قائم ہو سکے اور مختلف ثقافتیں آپس میں ہم آہنگ ہو سکیں۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں:

1- ''اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر بحث کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 1۔

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

- ''اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر مقابلہ مضمون نویسی منعقد کروایا جائے۔
- ''پیغام پاکستان'' کے تحت دیے گئے مشترکہ فتوی کو پڑھیں اور اس کے اہم نکات جماعت کے سامنے پیش کریں۔

www.ilmkidunya.com

ماڈل پرچہ اسلامیات (لازمی) برائے جماعت گیارھویں

کل نمبر:50 وقت:2 گھنٹے

(حصہ اوّل)

(10 کل نمبر)

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(i) قرآنِ مجید تمام آسمانی کتب کے لیے ہے:
(الف) ترجمہ (ب) نگران (ج) تشریح (د) دیباچہ

(ii) کائنات میں مختلف جہانوں کا وجود اور ان میں اختلاف و تنوع پتا دیتا ہے:
(الف) ٹیکنالوجی کا (ب) ترقی کا (ج) خالق حقیقی کا (د) قربِ قیامت کا

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، اس عقیدے کو کہتے ہیں:
(الف) عقیدۂ تقدیر (ب) عقیدۂ آخرت (ج) عقیدۂ توحید (د) عقیدۂ ختمِ نبوت

(iv) مالِ غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حصہ کہلاتا ہے:
(الف) عشر (ب) خمس (ج) صدقہ فطر (د) جزیہ

(v) ریاست مدینہ میں دین کی تعلیم کے لیے جو درس گاہ قائم کی گئی اس کا نام تھا:
(الف) دارارقم (ب) دارالعلوم (ج) صفہ (د) دارالھجرۃ

(vi) انصارِ مدینہ کی اکثریت کا پیشہ تھا:
(الف) کان کنی (ب) زراعت (ج) ملازمت (د) دستکاری

(vii) حدیث مبارک کی روشنی میں دین نام ہے:
(الف) (ب) خیر خواہی کا (ج) مشقت کا (د) محنت کا

(vii) حدیث مبارک میں بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کو قرار دیا گیا ہے:
(الف) صبر کا (ب) محسن (ج) مجاہد (د) صابر

(ix) حضرت سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں پر مشتمل کتاب کا نام ہے:
(الف) صحیفہ صادقہ (ب) صحیفہ صحیحہ (ج) صحیفہ جابر (د) صحیفہ سجادیہ

(x) حضرت یوسف علیہ السلام کی منصوبہ بندی سے قحط سے محفوظ ہوا:
(الف) مصر (ب) عراق (ج) حجاز (د) شام

حصہ دوم

(2x5=10)

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے:

(i) آیاتِ احکام کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

(ii) صحاحِ ستہ میں سے دو کتب کے نام مع مؤلفین تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com

(iii) آسمانی کتابوں کی مشترکہ تعلیمات میں سے دو تحریر کیجیے۔

(iv) روزے کے انسانی صحت پر کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

(v) قربانی کا فلسفہ بیان کریں۔

(vi) ریاست مدینہ کے تعلیمی نظام میں ہمارے لیے کیا اہم ہے؟

(vii) اسلام کے تصور جہاد اور دہشت گردی میں فرق واضح کریں۔

(viii) ارتکاز دولت معاشی نظام میں بگاڑ کا سبب ہے، وضاحت کریں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے: (2x5=10)

(i) رشوت ستانی کیسے دوسروں کے حقوق کو سلب کرتی ہے؟

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم غیر مسلموں سے کس طرح کے معاشرتی تعلقات رکھتے تھے؟

(iii) آپ اپنے اساتذہ کرام کا کیسے احترام کرتے ہیں؟

(iv) وراثت کے معنیٰ و مفہوم تحریر کریں۔

(v) خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دو نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

(vi) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات تحریر کریں۔

(vii) قانون کی حکمرانی کیوں کر معاشرتی فلاح و بہبود کی ضامن ہے؟

(viii) کوئی سے دو مسلم سائنس دانوں اور ان کی کتابوں کے نام تحریر کریں۔

(حصہ سوم)

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سی دو احادیث مبارکہ کا اردو ترجمہ کیجیے: (2+2=04)

(الف) نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

(ب) مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ

(ج) إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ

(د) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے کوئی سے دو سوالات کے تفصیلی جواب دیجیے: (08+08=16)

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی معاشی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

(ii) زکوٰۃ کے احکام و مسائل اور معاشرتی اثرات پر نوٹ لکھیں۔

(iii) قرآن و سنّت کی روشنی میں نکاح و طلاق کے احکام و مسائل پر تفصیلی مضمون قلم بند کریں۔

(iv) ''اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر بحث کریں۔

www.ilmkidunya.com